© rasailojaraid.com

جہات

فرقہ وارانہ تشدد۔ سوچئے سمجھئے

مدیر مسئول

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) یوم نحر (۱۰۔ ذی الحجہ) کو نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے پوچھا (لوگو!) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ (صحابہ کرامؓ کی عام عادت تھی کہ جب حضور ﷺ اس طرح کا سوال فرماتے تو وہ احتراماً جانتے ہوئے بھی کہہ دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں) پھر آپ ﷺ چپ ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ ذی الحجہ کے مہینے کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ۔ پھر آپ چپ ہوگئے ۔یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس شہر مبارک کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ تب آپ نے فرمایا: کیا یہ بلدۃ الامین نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ (حضور اکرم ﷺ کا اس طرح سوال فرمانا صحابہ کو چوکنا اور پوری طرح متوجہ کرکے ماہ ذی الحجہ ، مکہ مکرمہ اور یوم نحر کے انتہائی تقدس کو ذہن نشین کرانا تھا۔ مرقاۃ) ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں ۔ پھر آپ چپ ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھنے لگے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم نحر (۱۰۔ ذی الحجہ قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ (جب آپ اس مہینے اس شہر اور اس دن کی حرمت اور تقدس کی یاد دہانی کراچکے تو) فرمایا: بیشک تمہاری جان ، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے اوپر (ایک دوسرے پر) اسی طرح حرام ہے جس طرح اس مہینے میں اور اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ (لوگو!) کان کھول کر سن لو میرے بعد دوبارہ گمراہ نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوجانا(ایک روایت میں ہے، کافر نہ ہوجانا۔ مرقاۃ) کہ تم میں سے بعض لوگ بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ لوگو! کیا میں نے تبلیغ کا فریضہ ادا کردیا؟ سب نے (یک زبان ہوکر) کہا جی ہاں۔ (تب) فرمایا: اے میرے اللہ گواہ رہنا۔ پھر آپ نے فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔ کیونکہ اکثر وہ لوگ جن تک پیغام پہنچایا جاتا ہے پیغام سننے والوں سے زیادہ اس پیغام کے محافظ ہوتے ہیں۔ متفق علیہ۔ (مشکواۃ۔ باب خطبۃ یوم النحر)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی رحمت ﷺ اپنے نور نبوت سے دیکھ رہے تھے کہ ایک زمانہ آئے گا جب خون مسلم ارزاں ہوجائے گا۔ مسلمان ایک دوسرے کا مال لوٹیں گے اور ایک دوسرے کی عزتیں پامال کریں گے۔ اس لئے پیشگی واضح فرمایا کہ ان چیزوں کی حرمت اور تقدس مکہ مکرمہ۔ ماہ ذی الحجہ اور قربانی کے دن کی حرمت اور تقدس سے کم نہیں۔ ایک روایت میں تو یہاں تک ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کعبہ شریف کو مخاطب کرتے ہوئے قسمیہ فرمایا:

لحرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ حرمۃ منک مالہ ودمہ(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن ص: ۲۹۰ طبع دہلی)

یقیناً ایک مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ عظمت والی ہے۔ یعنی مؤمن کا مال اور خون (تجھ سے زیادہ حرمت والا ہے)

آج ہمارا وطن عزیز پاکستان جو برصغیر کے لاکھوں مسلمان مردوں، جوانوں، بوڑھوں، عورتوں اور شیرخوار بچوں کی جانی و مالی قربانیوں اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کی کئی سالوں پر مشتمل مشترکہ جدوجہد کے بعد جاکر حاصل ہوا تھا، جس فرقہ وارانہ تشدد، مسلکی تعصب اور مذہبی منافرت یا مذہب ومسلک کے نام پر دہشت گردی کے افسوس ناک حالات سے دوچار ہے ان میں مذکورہ بالا حدیث پر غور کرنا اشد ضروری ہے۔ پاکستان بالخصوص صوبہ پنجاب کا کونسا ایسا شہر ہے جہاں فتنہ وفساد کی آگ نہیں سلگ رہی۔ کوئی گھر محفوظ نہیں۔ کوئی ہسپتال محفوظ نہیں حتی کہ مساجد اور امام بارگاہیں بھی دہشت گردی سے نہیں بچ سکیں۔ نوبت بایں جارسید کہ نماز جیسی عبادت مسجد جیسی پرامن جگہ میں کلاشنکوفوں اور بندوقوں کے سایہ میں پڑھنی پڑرہی ہے۔ مساجد اور عبادت گاہوں کا احترام تو غیر مسلم بھی کرتے تھے۔ اس وقت قبائے ملت تار تار ہے اور چادر اخوت و اتحاد پارہ پارہ۔ یوم نحر کے دن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ "میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا اور ایک روایت کے مطابق "میرے بعد کافر نہ ہوجانا" کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی گردن مارنے لگے۔ بتاتا ہے کہ آپس کا کشت وخون نگاہ نبوی میں کفر وضلال ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ اس ارشاد گرامی کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں اور اپنے بارے خود فیصلہ کریں کہ ہم کدھر جارہے ہیں۔ کس ہولناک اور خطرناک رستے پر چل نکلے ہیں۔ ہماری عقلوں پر پردہ پڑگیا ہے یا ہم اپنے ازلی ابدی دشمنوں کے آلہ کار بن کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں اور ان کیلئے راستہ ہموار کررہے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ہمارا ازلی دشمن جس نے آج تک قیام پاکستان کو تسلیم نہیں کیا ہے پوری جنگی تیاریوں کے ساتھ ملک کے مشرق میں گھات لگائے بیٹھا ہے اور دورمار میزائلوں کا تجربہ ہی نہیں بلکہ انہیں ہماری سرحدوں کے قریب نصب کرکے بیٹھا ہے کہ موقع ملے تو وہی کھیل کھیلے جو اس سے پہلے وہ مشرقی پاکستان میں کھیل کر ہمارے ایک بازو کو کاٹ چکا ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ شیعہ سنی، دیوبندی بریلوی، مقلد وغیر مقلد کے فروعی اختلافات کو ہوا دے کر اور ان میں بے جا تشدد کا راستہ اختیار کرکے اپنے ملک کی بنیادوں کو کمزور کیے جارہے ہیں۔ جو رسول اپنے پرائے دوست دشمن بلکہ تمام جہانوں کیلئے رحمت بن کر آیا جس نے محض امن کی خاطر حدیبیہ کے مقام پر ناروا شرائط کے باوجود مکہ کے کافروں سے صلح کرلی۔ اہل بیت اطہار کے سرخیل جس امام عالی مقامؓ نے میدان کربلا میں بھی حتی الامکان مسلمانوں کی باہمی خون ریزی سے بچنے کی کوشش کی اور جن صحابہ کرام کی خصوصی شان اور وصف قرآن مجید نے رحماء بینھم (آپس میں رحم دل ہیں) بیان کیا ہے۔ آج انہیں امن کی پیامبر و علمبردار پاکیزہ ہستیوں کے نام پر اور ان کی نسبت سے مختلف "سپاہ" اور "تحریکیں" وجود میں آگئی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار ہیں اور ایک دوسرے کا گلا کاٹ کر امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے اور نفرت پھیلانے کے گناہ عظیم کا ارتکاب کررہی ہیں اور افسوس یہ ہے کہ انہیں اس ناقابل معافی جرم کا احساس بھی نہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

امت کا مجتمع رہنا رحمت اور امت کے درمیان تفرقہ بازی عذاب ہے۔ امام ابو جعفر طحاوی نے فرمایا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نری الجماعة حقاوصوابا والفرقة زیغا وعذابا

(شرح الطحاویه فی عقیدۃالسلفیه ص:۴۵۸طبع ریاض.سعودی عرب)

ہم جماعت(مسلمانوں کے اکٹھے رہنے) کو حق اور ٹھیک سمجھتے ہیں جبکہ تفرقہ بازی کو ٹیڑھ پن اور عذاب۔

فقہ حنفی کی مستند اور معروف کتاب "البحرالرائق شرح کنزالدقائق "جلدہشتم"کتاب الکراھیۃ ص:۱۸۲ (طبع مصر) پر اہل السنۃوالجماعت کی دس نشانیاں بتائی گئی ہیں جن میں سے آٹھویں اور دسویں علامت یہ ہے کہ:

والثامن لا یکفر احدا من اھل القبلة بذنب

اور آٹھویں علامت یہ ہے کہ وہ اہل قبلہ میں سے کسی آدمی کو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ ٹھہراتاہو۔

والعاشر یری الجماعة رحمة والفرقة عذاباً

اور دسویں یہ کہ وہ جماعت (اتحادامت) کو رحمت اور فرقت (تفرقہ بازی) کو عذاب تصور کرتاہو۔

عبداللہ بن جعفر الحمیری نے قرب الاسناد میں حضرت علی المرتضےؓ کا ایک فرمان نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

عن علی علیه السلام قال ثلث موبقات نکث البیعة وترک السنته وفراق الجماعة(ص: ۲۳۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تین چیزیں باعث ہلاکت ہیں۔

۱۔بیعت کا توڑنا ۲۔سنت کا چھوڑنا ۳۔جماعت کو چھوڑ دینا

فکری و نظریاتی اور عملی اختلاف امت مسلمہ میں کب نہیں رہا؟ ہمیشہ اور ہر دور میں یہ اختلاف ہوتا آیا ہے۔ صحابہ کرام، فقہاء امت، ائمہ مجتہدین - مفسرین اور محدثین کے درمیان بے شمار مسائل میں اختلاف ہوا جو اہل علم سے مخفی نہیں - یہ اختلاف امت کیلئے آسانی اور رحمت کا باعث ہوا۔ لیکن جب یہی باعث رحمت اختلاف باہمی عداوت وعناد اور جنگ وجدل کی شکل اختیار کر لے، برداشت رواداری اور وسعت ظرف کی جگہ تنگ نظری اور عدم برداشت آجائے - مسلمان مسلمان کا گلہ کاٹنے لگے تو ہمیں چاہیے کہ مندرجہ بالا ارشادات نبوی کی روشنی میں اپنے دلوں کو ٹٹولیں - کہیں واقعتاً ہم کفر کی طرف تو نہیں لوٹ رہے۔ یہ کہاں کا شیوہ ایمانی - کہاں کا عشق رسول، کہاں کی محبت اہل بیت اور کہاں کی صحابہ کرام کے ساتھ عقیدت ہے کہ مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہو۔ کسی کی جان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محفوظ ہے نہ عزت نہ مال۔ اسلامی مملکت تو اپنی آغوش میں لینے والے غیر مسلموں تک کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم کسی غیر ملکی سازش کا شکار ہو رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم خود اپنی بداعمالیوں کے ذریعے عذاب خداوندی کو دعوت دے رہے ہیں؟ قرآن مجید نے فرمایا تھا:

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها کذالک یبین اللہ لکم آیاته لعلکم تهتدون (سورة آل عمران:۱۰۳)

ترجمہ: اور تم (اپنی باہمی عداوتوں اور لڑائیوں کے باعث) دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس نے (تمہارے درمیان باہمی الفت و اخوت پیدا کر کے) تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ کریم اپنے احکام کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

کیا آج ہم پھر اس دوزخ کے گڑھے کے کنارے نہیں کھڑے ہیں؟ سوچئیے اور غور کیجیے۔ کہیں اس کا جواب اثبات میں نہ ہو۔ ایسے لگتا ہے کہ ہم پھر رجعت قہقری کر رہے ہیں اور نفرت و عداوت کے گڑھے کے کنارے کھڑے ہیں۔ باہمی مودت و محبت اور اخوت و بھائی چارے کے جذبات اگر پروان نہ چڑھیں تو کسی ترقی کو ترقی نہیں کہا جاسکتا۔ ہم اس وقت دوراہے پر کھڑے ہیں۔ اگر ہم نے ہوش کے ناخن نہ لئے اور وحدت امت کی خاطر اپنے باہمی فروعی اختلافات کو فراموش کر کے ہیئت ملی کو مستحکم نہ کیا تو

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

ضرورت اس امر کی ہے کہ "سپاہوں" اور "تحریکوں" کے سربراہان محب وطن اور اسلام دوست عناصر سر جوڑ کر بیٹھیں۔ ذاتی جماعتی گروہی فرقہ وارانہ مسلکی، نسلی، لسانی اور علاقائی مفادات سے بلند ہو کر ملت کے استحکام ملکی سالمیت قومی وحدت اور اسلامی تشخص و اقدار اجاگر کرنے کی سبیل پیدا کریں۔ ذرائع ابلاغ پریس بالخصوص ہمارے واعظین و مبلغین اور خطباء وحدت امت کیلئے مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ یہ مسلمہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ باہمی یگانگت، اخوت و محبت اور اتحاد و اتفاق کے بغیر کسی بھی معاشرے میں امن و سکون اور اطمینان کی دولت نصیب نہیں ہو سکتی۔

زاتفاقِ مگس شہد می شود پیدا
خدا چہ لذتِ شیریں در اتفاق نہاد

وما علینا الا البلاغ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

توہین رسالت کی سزا موت

(تاریخ ۔مذاہب اور قوانین اقوام کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ)

چوتھی اور آخری قسط

تحریر: عرفان خالد ڈھلوں۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور

عالم اسلام کے خلاف مغرب کا رویہ

عالم اسلام کے خلاف مغرب کے رویہ میں یہ بات نمایاں نظر آتی ہے کہ وہاں ہر اس شخص کی خوب پذیرائی کی جاتی ہے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کرے۔ اسلامی عقائد و شعائر اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس پر حملے کرے۔ ایسے شخص کو مغرب "پناہ" دیتا ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف لکھی گئی اس کی تحریروں کو ادب کے عظیم شاہپارے قرار دیا جاتا ہے۔ احتجاج کرنے پر مسلمانوں کو آزادی اظہار رائے اور آزادی تحریر کے دشمن گردانا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف عالمی ذرائع ابلاغ سے پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ وہ تنقید برداشت نہیں کرسکتے۔ اپنے دین اور پیغمبر ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ میں مسلمانوں کے احتجاج اور رد عمل کو عالم مغرب "فکروسوچ" کیلئے ایک "خوف" سمجھتا ہے۔ اور اس کے نزدیک مسلمانوں کے اس احتجاج سے مغرب کے "دانشوروں" کے افکار کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔

مثلاً ملعون سلمان رشدی جو ایک مسلمان ہندوستانی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور برطانوی شہریت کا حامل ہے۔ اس نے اپنی کتاب "شیطانی آیات" (Stanic verses) لکھی۔ جس میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات پر رکیک حملے کیے گئے ہیں اور گستاخانہ انداز تحریر اختیار کیا گیا ہے۔ جب عالم اسلام نے سلمان رشدی کی اس گستاخی پر عالمی سطح پر احتجاج کیا تو لندن میں مصنفین، پبلیشرز اور انسانی حقوق کے نمائندوں نے سلمان رشدی کے دفاع میں ایک بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دی۔ ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء کے "انڈی پنڈنٹ" میں اس کمیٹی کے ترجمان کا بیان شائع ہوا جس

© rasailojaraid.com